اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسی (قرآن) کو سب مل کر اور تفرقہ بازی نہ کرو

دیوبندی بریلوی

اختلافات کا حل

قرآن و احادیث مبارکہ اور فقہ حنفی کی روشنی میں

جس میں دیوبندی اور بریلوی مکتب فکر کے درمیان پائے جانے والے
اختلافات کے بارے میں قرآن و احادیث مبارکہ اور فقہ حنفی کا نقطہ نظر بیان کیا گیا ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے یا بشر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب کے جاننے والے تھے یا نہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر ہیں یا نہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختار کل ہیں یا نہیں

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت

تیجہ ساتواں چالیسواں وغیرہ کی رسم

سنت اور بدعت

مدد کس سے مانگیں

جمع و ترتیب

حضرت اقدس مفتی عبداللہ صاحب مد ظلہ العالی

مکتبہ حمادیہ

الغرض ایک اختلاف یہ ہے جس کو ''اجتہادی اختلاف'' کہا جاتا ہے۔ یہ اختلاف نہ صرف ایک فطری اور ناگزیر چیز ہے۔ بلکہ آنحضرت ﷺ نے اس کو ''رحمت'' فرمایا ہے۔اور جس شخص کو حق تعالیٰ نے ذرا بھی نورِ بصیرت عطا کیا ہو، اس کو اس اختلاف کا ''رحمت'' ہونا کھلی آنکھوں نظر آتا ہے، فرصت اس کی متحمل نہیں ورنہ اس پر مزید روشنی ڈالتا۔ الغرض یہ اختلاف بالکل صحیح ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ ائمہ مجتہدین (امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد رحمہم اللہ میں سے) جس امام مجتہد سے اعتقاد ہو، اس کے اجتہاد پر عمل کیا جائے اور باقی بزرگوں کے بارے میں ادب واحترام کو ملحوظ رکھا جائے، کیونکہ یہ تمام حضرات اعلیٰ درجہ کے ماہرِ دین بھی تھے اور صاحب باطن عارف باللہ بھی، بعد کے لوگوں میں سے کوئی شخص نہ ان کے پائے کا عالم ہوا ہے اور نہ نورِ معرفت میں کوئی ان کی ہمسری کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے اکابر اولیاء اللہ مثلاً حضرت پیران پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ، مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سب ان ائمہ مجتہدین کے پیروکار ہوئے ہیں۔ دوسری قسم کا اختلاف ''نظریاتی اختلاف'' کہلاتا ہے آنحضرت ﷺ نے اس اختلاف کی بھی پیشن گوئی فرمائی تھی اور اس اختلاف میں حق و باطل کو جانچنے کا معیار بھی مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

''بنو اسرائیل ۷۲ رفرقوں میں بٹے تھے اور میری امت ۷۳ رفرقوں میں بٹے گی (یعنی تقسیم ہوگی)۔ یہ سب کے سب سوائے ایک کے جہنم میں جائیں گے۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ! یہ نجات پانے والا فرقہ کونسا ہے؟ فرمایا'' جو لوگ اس راستے پر

قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں"۔

ایک اور حدیث میں فرمایا: "۷۲ دوزخ میں جائیں گے اور ایک جنت میں اور یہ "الجماعت" یعنی برحق جماعت ہے اور کچھ لوگ نکلیں گے جن میں خواہشات اور غلط نظریات اس طرح سرایت کر جائیں گے جس طرح پاگل کتے کے کاٹے ہوئے شخص کی بیماری ہوتی ہے۔ کہ اس کا کوئی جوڑ اور رگ و ریشہ ایسا نہیں رہتا جس میں یہ بیماری سرایت نہ کر جائے۔"

ایک اور حدیث میں ہے۔ "جو شخص تم میں سے میرے بعد زندہ رہا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ اس لئے میرے طریقہ کو اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے طریق کو لازم پکڑو! اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لو۔ اور دیکھو! جو باتیں نئی نئی ایجاد کی جائیں گی ان سے احتراز کیجیو۔ اس لئے کہ ہر وہ چیز (جو دین کے نام پر) نئی ایجاد کی جائے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط (لکیر) کھینچ کر فرمایا: "یہ تو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے"۔ اور اس کے دائیں بائیں کچھ لکیریں کھینچ کر فرمایا: "یہ وہ راستے ہیں جن میں سے ہر ایک پر ایک شیطان بیٹھا لوگوں کو ورغلا رہا ہے کہ ادھر آؤ! یہ صحیح راستہ ہے"۔ یہ ارشاد فرما کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی، جس کا ترجمہ یہ ہے۔ "یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس اس پر چلو" (سورہ انعام آیت نمبر ۱۵۴) (یہ تمام حدیثیں مشکوٰۃ شریف میں ہیں) اس موضوع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ارشادات ہیں جن کو اس وقت جمع کرنا میرے لئے ممکن نہیں۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے ان ارشاداتِ مقدسہ سے واضح طور پر حسب ذیل باتیں معلوم ہوئیں۔

(۱) آنحضرت ﷺ نے امت میں نظریاتی اختلاف کے رونما ہونے کی پیشن گوئی فرمائی۔

(۲) اس اختلاف کو ناپسند فرمایا اور اہل حق کی ایک جماعت کے سوا باقی سب کو دوزخ کی وعید سنائی۔

(۳) اس اختلاف میں حق و باطل کو پہچاننے کا معیار آنحضرت ﷺ نے یہ معین فرمایا کہ جو شخص یا جو گروہ آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے طریقے پر قائم ہے۔ جس پر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی عمل پیرا رہے وہ حق پر ہے اور جو اس کے خلاف چلے وہ باطل پر ہے۔ گویا معیار حق آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا راستہ ہے قرآن نے بھی بہت سی جگہ اسی کو ''معیار حق'' قرار دیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے۔

''اور جو شخص مخالفت کرے رسول ﷺ کی جب کہ اس کے سامنے ہدایت کھل چکی ہے، اور چلے مؤمنین کا راستہ چھوڑ کر، ہم اس کو دھکا دیں گے، جدھر وہ جاتا ہے اور اس کو دوزخ میں جھونک دیں گے اور وہ ہے بہت برا ٹھکانہ۔ [سورہ نساء آیت نمبر ۱۱۵]

......آیت کریمہ میں جن ''المؤمنین'' کے راستے کی نشاندہی کی گئی اس سے جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہے۔

(۴) آنحضرت ﷺ نے ان تمام امور کو جو دین کے نام پر بعد میں ایجاد کئے گئے ''بدعت'' فرمایا۔

(۵) آپ ﷺ نے بدعات اور گمراہیوں کے ایجاد کرنیکی علت (وجہ) بھی بیان فرمائی یعنی غلط خواہشات کی پیروی۔ اور یہ ایسا مرض ہے کہ آدمی کے دل و دماغ ہی کو مسخ نہیں کرتا بلکہ جس طرح باؤلے کتے کے کاٹنے کا زہر آدمی کے سارے بدن میں سرایت کر جاتا ہے، اور وہ اچھا بھلا آدمی ہونے کے باوجود غیر انسانی حرکات پر اتر آتا

ہے۔اسی طرح جس شخص کو غلط نظریات کے باؤلے کتے نے کاٹ کھایا ہو اس کے رگ وریشہ میں بھی خودرائی (یعنی اپنی رائے کو ترجیح دینے) کا زہر سرایت کرجاتا ہے۔ اوراسے اپنے خودتراشیدہ نظریات کے سوا تمام دنیا افسانۂ غلط نظر آنے لگتی ہے۔

(۶) آنحضرت ﷺ نے امت کو ہدایت فرمائی کہ ان اختلافات کے ظہور کے وقت وہ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے خلفائے راشدین جن کا ہدایت پر ہونا ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے، کے طریقہ پر سختی سے قائم رہیں اسے دانتوں کی کچلیوں سے مضبوط پکڑ لیں۔ بدعات وخواہشات کے ہزاروں جھکڑ چلیں اور نئے نئے خوش نما قسم کے نظریات کی لاکھوں بجلیاں کوندیں مگر امت کے ہاتھ سے یہ مضبوط رشتہ ہرگز نہیں چھوٹنا چاہئے۔

(۷) آپ ﷺ نے یہ بھی بتایا کہ ''اللہ تعالیٰ کا راستہ'' وہی ہے جو آنحضرت ﷺ نے بتایا اور جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلے۔ یہ راستہ قیامت تک رہے گا۔لیکن اس ''خدائی راستے'' کے بالمقابل کچھ شیطانی راستے بھی نکلیں گے اور ہر راستے پر ایک شیطان بیٹھا لوگوں کو خدائی راستہ سے ہٹا کر اپنے راستہ پر چلنے کی دعوت دے گا۔اپنی اس دعوت میں لوگوں کے مزاج اور ان کی نفسیات کے مطابق دلائل بھی دے گا اور خدا تعالیٰ کے راستہ کو نعوذ باللہ فرسودہ اور رجعت پسندانہ بھی بتائے گا۔مگر امت کو آگاہ رہنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ٹھیک راستہ وہی ہے جو آنحضرت ﷺ نے بتایا۔جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم چلے اور جس کی پیروی ہمیشہ سلف صالحین اور اولیاء امت کرتے آئے۔اس ایک راستے کے سوا باقی سب شیطان کے ایجاد کئے ہوئے راستے ہیں۔ اور جو لوگ ان میں سے کسی راستے کی دعوت دیتے ہیں وہ شیطان کے ایجنٹ بلکہ مجسم شیطان ہیں۔جو شخص خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر ان پگڈنڈیوں پر نکل

پڑے اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ کسی اندھیرے غار میں کسی اژدہا کے منہ میں جائے گا۔ یا کسی لق ودق صحرا میں بھٹک کر کسی بھیڑیئے کا تر نوالہ بن کر رہ جائے گا۔ یہ اصول وقواعد جو قرآن کریم اور احادیث طیبہ میں صراحتہ ذکر کئے گئے ہیں اگر اچھی طرح ذہن نشین کر لئے جائیں تو ایک متوسط ذہن کے آدمی کو یہ سمجھ لینا زیادہ مشکل نہیں ہوگا کہ ان میں سے حق پر کون ہے؟ لیکن آپ کی آسانی کے لئے مختصراً اپنا تجزیہ بھی پیش کرتا ہوں۔

(بحوالہ اختلاف امت اور صراط مستقیم)

دیوبندی بریلوی اختلاف

درحقیقت اگر دیکھا جائے تو ''دیوبندی بریلوی اختلاف'' کا لفظ ہی موجبِ حیرت ہے۔ شیعہ سنی اختلاف تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ماننے یا نہ ماننے کے مسئلے پر پیدا ہوا اور حنفی وہابی اختلاف ائمہ ہدیٰ کی پیروی کرنے نہ کرنے کے مسئلہ پر پیدا ہوا لیکن دیوبندی، بریلوی اختلاف کی کوئی بنیاد میرے علم میں نہیں اس لئے کہ دونوں فریق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔ عقائد میں دونوں فریق امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کو امام ومقتدا مانتے ہیں۔ تصوف وسلوک میں دونوں فریق اولیاء اللہ کے چاروں سلسلوں قادری، چشتی، سہروردی اور نقشبندی میں بیعت کرتے کراتے ہیں۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ تعالیٰ کی عظمت کے قائل ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک سب اکابر کے عقیدت مند ہیں اور اکابر اولیاء اللہ کی کفش برداری (یعنی جوتے اٹھانے کو) سعادت دارین جانتے ہیں۔ تو پھر